



## سوال

(25) تبلیغی جماعت کا منہج کیا ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تبلیغی جماعت کا منہج کیا ہے؟ اور کیا کسی طالب علم کے لیے جائز ہے یا کسی اور کے لیے کہ وہ ان کے ساتھ تبلیغ میں نکل جائیں؟ (فتاویٰ: المدینہ: 8)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تبلیغی جماعت کا منہج کتاب و سنت اور سلف صالحین والا منہج نہیں ہے۔ جب معاملہ اسی طرح ہے تو ان کے ساتھ نکلنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے اس منہج کی بنیاد سلف صالحین کے منہج کے مخالفت ہے۔ اللہ کی راہ میں دین کی دعوت کا کام کرنے کے لیے ایک عالم نکلنا ہے اور جو اس علم کے ساتھ نکلیں تو ان کو چاہیے کہ اپنے گھروں میں رہیں اور اپنی مساجد میں بیٹھ کر علم دین حاصل کریں۔ یہاں تک کہ ان میں سے علماء تیار ہو جائیں۔ وہ اپنے معاشرے میں دین کے کام کے لیے نکل کھڑے ہوں۔ جب معاملہ اس طرح سے چل رہا ہو تو دین کے طالب علم پر لازم ہے کہ وہ لوگوں کو دعوت دے کہ وہ اپنے گھروں میں ہی کتاب و سنت کی تعلیم حاصل کریں اور لوگوں کو اس کی دعوت دیں۔ تبلیغی جماعت والے کتاب و سنت کی طرف دعوت نہیں دیتے بلکہ وہ فرقہ واریت کی دعوت دیتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے ان کی جماعت انخوان المسلمون کی جماعت کے زیادہ مشابہ ہے۔

دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ ان کی دعوت کتاب و سنت پر قائم ہے لیکن یہ صرف باتیں ہیں۔ وہ ایک عقیدہ پر بھی آپس میں جمع نہیں ہوتے۔ ان میں ماتریدی عقیدہ والے بھی ہیں۔ اسی طرح سے اشعری اور صوفی بھی شامل ہیں کہ جن کو کائی مذہب ہی نہیں ہے، کیونکہ ان کے دعوت کی بنیاد ہے کہ بیجا ہونا، لوگوں کو جمع کرنا سب کو ایک طرح لباس پہنانا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی کوئی ثقافت نہیں ہے۔ ان کو آدھی صدی سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے آج تک ان میں کوئی عالم دین ظاہر نہیں ہوا۔

ہم کہتے ہیں کہ ثقافت ہر ایک کی اپنی اپنی صحیح لیکن عقیدہ توحید پر سب کو جمع کرو۔ کیونکہ عقیدہ توحید ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جس پر لوگ بغیر اختلاف کیے جمع ہو سکتے ہیں۔

تبلیغی جماعت والے اس زمانے کے صوفی ہیں! یہ صرف اخلاقیات کی دعوت دیتے ہیں۔ عوام کے عقیدے کی اصلاح نہیں کرتے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح سے لوگ مستشرق ہو جائیں گے۔ اس لیے اس کو ساکن بننے دیتے ہیں! حرکت نہیں دیتے۔ جناب سعد الحکیمین کا تبلیغی جماعت کے امام کے ساتھ کہ جو ہندوستان یا پاکستان میں رہتے ہیں ان کے ساتھ تحریری طور پر مناظرہ ہوا ہے کہ جس سے یہ واضح ہو گیا کہ یہ لوگ وسیلہ کے قائل ہیں! اسی طرح غیر اللہ سے مدد طلب کرنے کے قائل ہیں اور بھی اس طرح کی غیر شرعی چیزیں ان کے عقائد کا جزو لا ینفک بنی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ اپنی جماعت میں شامل ہونے والے افراد سے چار چیزوں پر بیعت لیتے ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ نقشبندی طریق پر بیعت لیتے ہیں۔ ہر تبلیغی کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان چیزوں پر بنیادی طور پر بیعت کرے۔ بسا اوقات لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ جی ان کی جماعتی کوششوں سے اتنے اتنے لوگ مسلمان ہو گئے ہیں یا فلاں جگہ پر اتنے لوگ دنیا چھوڑ کر اللہ کی طرف رجوع کر چکے ہیں۔ تو کیا یہ چیزیں کافی نہیں ہیں، ان کے سچا ہونے کے لیے اور ہمارے ان کے ساتھ ان کے لیے جواز کے طور پر؟

